page 1
17/06/2021

M A Islamic Studies Sem. 1. paper (101)
Topic. Hazrat Ali Ki Khelafat
By. Mumtaz Alam

حضرت علی کی خلافت

حضرت عثمان غنی کی مظلومانہ شہادت کے بعد مدینہ کے حالات
بہت بگڑ گئے پورے مدینہ پر بلوائیوں کی شر انگیزی چھائی رہی
[illegible] کے بعد انصار و مہاجرین نے حضرت علی سے
گزارش کی کہ آپ خلافت قبول کر لیں مگر آپ دو دن تک
ٹالتے رہے پھر ریاست اسلامیہ کے مفاد کی خاطر خلافت
قبول کر لی۔ حضرت علی نے جن حالات میں خلافت قبول
کی واقعی یہ بڑے حوصلے کی بات تھی لوگوں کی عام بیعت کی
مجمع عام سے خطاب کیا دنیا کی بے ثباتی اور وقوع قیامت
کی یقین دہانی کرائی اور امور خلافت کی طرف متوجہ ہوئے۔

حضرت علی جن حالات میں خلیفہ مقرر
ہوئے امت کی عمومی ذمہ داری تھی کہ وہ آپ کے دست و
بازو بنتے مگر کچھ لوگوں نے بیعت سے انکار کیا اور اس
کے بعد جو حالات پیدا ہوئے اس نے خانہ جنگی کو بڑھاوا
دیا اتحاد کے بجائے انتشار کی فضا قائم ہو گئی۔

بلوائی شورش اور خانہ جنگی۔

حضرت علی کے خلیفہ بننے کے بعد بلوائی شورش دربار خلافت
میں حضرت عثمان غنی کے قاتلوں سے ~~انتقام~~ (قصاص) لینے کا تھا
حضرت علی اس معاملے میں پورے طور پر مخلص تھے کہ
عثمان غنی کے قاتلوں کو واجبی سزا دی جائے۔ مگر مشکل یہ
تھا کہ قاتل کا کوئی پتہ نہیں تھا مجمع [illegible] حملہ ہوا تھا اس وقت
صرف حضرت عثمان کی بیوی نائلہ وہاں موجود تھی مگر اس
نے قاتل کو پہچانا نہیں صرف محمد بن ابی بکر کو پہچان سکی مگر
قتل کرتے ہوئے انہیں نہیں دیکھا جب محمد بن ابی بکر سے

DATE

قاتل کے متعلق پوچھا گیا تو وہ بھی کسی کا نام نہیں بتا سکے
ان مجبوریوں کی وجہ سے آپ کوئی حکم قاتل کے لئے نافذ
نہیں کر سکے ادھر مخالفین جلد از جلد ~~انتقام~~ قصاص کا تقاضا
کر رہے تھے اس گروہ میں جلیل صحابہ کرام کے ساتھ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔ ان لوگوں نے خود ہی
خون عثمان کے قصاص کا تہیہ کر لیا۔

حضرت علی نے صورت حال کے بگڑنے کا سبب دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ موجودہ وقت کے تمام تر اختلافات عمال
و افسران کی خامیوں کا نتیجہ ہے اس کا اظہار وہ حضرت
عثمان غنی سے پہلے بھی کر چکے تھے۔
صورت حال پر قابو پانے کے لئے انہوں نے سب پہلے عمال
و افسران کی تبدیلی ضروری سمجھا اور ہر جگہ کے عاملوں
کو برطرف کرنا شروع کیا تاکہ ریاست کے حالات بہتر ہو جائیں
مگر اس سے حالات سنبھلنے کے بجائے اور بگڑتے چلے گئے۔
گورنروں نے آپ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت امیر معاویہ
نے نہ صرف حکم ماننے سے انکار کیا بلکہ حضرت عثمان غنی
کا خون آلود کپڑا لوگوں کو دکھا کر کہا کہ ہم خلیفہ سے عثمان
غنی کے خون کا قصاص چاہتے ہیں مگر وہ مجرموں ہی کی طرف
کر رہے ہیں انہوں نے اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا ادھر
بصرہ میں طلحہ و زبیر نے لوگوں کی بیعت لے لی۔
یہ خبر حضرت علی کے لئے انتہائی پریشان کن تھی ان کی نظر
میں اس کا کام خلافت کا لئے ان لوگوں کو زیر کرنا ضروری تھا
چنانچہ آپ بھی عراق پہنچ گئے اور مدینہ خالی ہو گیا۔
خانہ جنگی کی ابتدا ہو گئی۔